''اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی یا مرزا قادیانی کے دوسرے پیروکار B-298 پی پی سی کے تحت کچھ مخصوص کلمات مثلاً امیرالمومنین' خلیفۃ المسلمین' صحابی یا اہل بیت وغیرہ کا استعمال نہیں کر سکتے۔ تاہم یہ مذکورہ ممنوعہ کلمات قادیانیوں کو اس بات کا لائسنس نہیں دے دیتے کہ وہ دیگر اس قسم کے مشابہ کلمات یا شعائرِ اسلام استعمال کریں جو عام طور پر عام مسلمان استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح کرنے سے یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہے ہوں گے' جو قانون کے مطابق ممنوع ہے۔''

حدیث دل

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم . اَمَّا بَعْد۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ دنیا میں تشریف آوری سے متعلق ذخیرۂ احادیث میں جو علامتیں بیان کی گئی ہیں' ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ نبی ہونگے۔ مرزا قادیانی جھوٹا مدعی نبوت و مسیحیت تھا۔ مزید یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم ہونگے۔ مگر مرزا قادیانی غلام تھا' نام کے اعتبار سے بھی اور کام کے اعتبار سے بھی۔ (ساری زندگی انگریز کی غلامی کا دم بھرتا رہا) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ ''یحکم بالعدل'' عدل و انصاف کے ساتھ حکومت (فیصلے) کریں گے۔ مرزا قادیانی زندگی بھر انگریز کی عدالتوں کے چکر لگاتا رہا۔ مسٹر جی۔ ایم۔ ڈبلیو ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور اور مسٹر جے۔ ایم۔ ڈوئی ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالتوں میں خود مرزا قادیانی جس طرح ذلیل وخوار ہوا' وہ جھوٹے مدعیانِ نبوت کے لیے ایک عبرت ناک مثال ہے۔ آج بھی مرزا قادیانی کی خود ساختہ امت عدالتوں کے چکر کاٹ رہی ہے۔ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کے ناصر احمد نامی قادیانی نے ننکانہ صاحب میں ایک مسلمان نوجوان کو مرزائیت کی تبلیغ کی۔ اطلاع اور ثبوت ملنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب نے تھانہ سٹی ننکانہ میں مقدمہ درج کروادیا۔ مرزائی نے ضمانت کرالی۔ ابھی اس قادیانی شرارت کو چند دن بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ اسی ناصر احمد قادیانی اور دیگر ملزمان نے اپنے ہاں شادی کے لیے ایک دعوتی کارڈ شائع کیا' جس میں ایسی اصطلاحات (اسلامی شعائر) استعمال کی گئیں' جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ شادی کارڈ کسی غیر مسلم کا نہیں بلکہ مسلمان کا ہے مثلاً نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم' بسم اللہ الرحمن الرحیم ' اسلام علیکم' انشاء اللہ ' نکاح مسنونہ وغیرہ کے الفاظ لکھوائے۔ ظاہر ہے کہ قادیانیوں کے لیے ایسے اسلامی شعائر کا استعمال شرعاً و قانوناً ممنوع ہے' چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے امیر جناب حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب اور ناظمِ اعلیٰ جناب مہر شوکت علی شاہد صاحب نے ان کے خلاف مقدمہ درج کروادیا۔ اس پر ملزمان کی گرفتاری ہوئی۔ چند ملزمان نے لاہور ہائی کورٹ میں قبل از گرفتاری ضمانت کے لیے درخواستیں گزاریں۔ ایک اور درخواست ضمانت بعد از گرفتاری ناصر احمد قادیانی کی طرف سے دائر کی گئی۔ اس پر جناب جسٹس اختر حسن صاحب لاہور ہائی کورٹ نے ان کی عبوری ضمانتیں منظور کرلیں اور مستقل ضمانتوں کے لیے ایڈیشنل سیشن جج ننکانہ صاحب کے روبرو پیش ہونے کو کہا۔ مگر قادیانی ملزمان عبوری

ضمانتوں کی مدت ختم ہونے پر اس موقف کے ساتھ پھر لاہور ہائی کورٹ میں جناب جسٹس راشد عزیز خان صاحب کی عدالت میں پیش ہوگئے کہ ہمیں ایڈیشنل سیشن جج سے انصاف کی توقع نہیں۔ حالانکہ تھوڑا عرصہ پہلے پورے ننکانہ صاحب' بالخصوص بار ایسوسی ایشن نے بار بار درخواستیں کر کے ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت ننکانہ صاحب میں منظور کرائی۔ بہرحال قادیانیوں کی درخواست پر مستقل ضمانتوں کے کیس کی سماعت لاہور ہائی کورٹ کے عزت مآب جسٹس جناب میاں نذیر اختر صاحب کی عدالت میں شروع ہوئی۔

پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے جناب نذیر احمد غازی اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب اور مدعی کی طرف سے جناب رشید مرتضٰی قریشی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ پیش ہوئے۔ جناب رشید مرتضٰی قریشی اللہ کے ولی اور مجذوب ہیں۔ انگریز سامراج کی پیداوار ''قادیانیت'' کے خلاف نفرت ان کے جسم میں رچی بسی ہے۔ انہوں نے اس کیس میں تمام مسلمانانِ عالم کی طرف سے نمائندگی کا بھرپور حق ادا کیا۔ عدالتِ عالیہ کے عزت ماب جسٹس جناب میاں نذیر اختر صاحب مدظلہ نے فریقین کے دلائل و مباحث سنے اور پھر فیصلہ صادر فرمایا۔ فیصلے کا ایک ایک لفظ تمام مسلمانوں کو تحفظِ ناموس رسالتؐ، تحفظ ناموس اہل بیتؓ اور تحفظ شعائرِ اسلامی کے بارے میں لمحہ فکریہ فراہم کرتا ہے۔ اس فیصلہ سے عدالت عالیہ کے وقار میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ اللہ رب العزت ان سب حضرات کو دنیا و آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ رب العزت کی کروڑ رحمتیں ہوں ان مقدس روحوں پر جن کی ایک صدی کی مخلصانہ کاوشوں کے باعث آج قادیانیت کا کفر کھل کر سامنے آ رہا ہے۔ کاش کوئی جسٹس منیر کے پاس جا سکتا اور اسے یہ فیصلہ سناتا اور کہتا کہ قادیانیت کا کفر عدالتوں پر آشکارا ہو چکا ہے اور اب عدالتوں میں قادیانیت کے لیے مزید کوئی بھی ''جسٹس منیر'' نہیں ہے۔ **فاعتبروا یا اولو الابصار**

اس فیصلہ نے ایک بار پھر اس حقیقت کو آشکارا کر دیا ہے کہ قادیانی جماعت جان بوجھ کر خلافِ قانون کاموں کا ارتکاب کر کے اشتعال انگیزی اور فتنہ ریزی کا سامان پیدا کر رہی ہے۔ روزنامہ پاکستان میں آج مورخہ 4 اگست 1992ء کو خبر شائع ہوئی ہے کہ ''قادیانی جماعت کے سالانہ میلہ میں بھارتی ہائی کمشنر نے شرکت کی۔ اور اس کی تقریر پر قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے بھارت زندہ باد' مرزا قادیانی کی جے' کے نعرے لگوائے'' پاکستان میں قادیانی جو کچھ کر رہے ہیں' اسے اسی تناظر میں دیکھا جائے تو معاملہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ سب کچھ بلاوجہ نہیں ہے۔

بھارت کے اشارہ پر قادیانی جان بوجھ کر پاکستان میں افراتفری اور لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کر کے حکومت پاکستان کے لیے مشکلات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ حکومت اور عوام دونوں کا ایک دوسرے سے بڑھ کر فرض بنتا ہے کہ وہ قادیانی سازشوں کا نوٹس لیں اور قادیانیت کو لگام دیں تاکہ قادیانی ملکِ عزیز میں فتنہ وفساد کی آگ نہ بھڑکا سکیں۔ آخر میں' میں جناب حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب' امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ' جو قادیانیت کے خلاف کسی بھی مقدمہ کی F.I.R کے سپیشلسٹ ہیں' کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کیس کے تمام مراحل میں خصوصی توجہ اور محنت فرمائی۔ مزید برآں ننکانہ صاحب کے مہر شوکت علی شاہد' چوہدری نذیر احمد صاحب' محمد شاہین پرواز صاحب' محمد قدیر شہزاد' محمد اکرم ناز' حبیب احمد عابد' مہر تاج دین' ظفر عباس' منظور احمد' محمد خالد نسیم چشتی اور لاہور کے جناب محبوب احمد' نور محمد قریشی' حافظ عبدالخالق اور رانا رمیض خاں خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے ہر دم گرم رہ کر مجلس کے لیے کامیابی حاصل کی۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' جناب محمد متین خالد' اور جناب محمد طاہر رزاق صاحب نے مقدمہ کے متعلقہ ہر قسم کی کتب فراہم کیں اور مقدمہ کی مکمل نگرانی کرتے رہے۔

ایڈیشنل سیشن جج صاحب ننکانہ کی عدالت میں اس کیس کی مذہبی نوعیت اور دینی غیرت وحمیت کے پیش نظر تمام مقامی وکلاء صاحبان رضا کارانہ طور پر پیش ہوئے۔ جن میں بالخصوص جناب کمال دین ڈوگر صاحب' صدر بار ایسوسی ایشن' شیخ محمد امین صاحب' جناب مہر محمد اسلم ناصر صاحب' جناب برکت علی غیور صاحب' جناب محمد امین بھٹی صاحب' جناب رائے ہدایت علی خاں کھرل صاحب' جناب حق نواز صاحب' جناب رائے ولایت علی خاں صاحب اور جناب محمد صدیق ڈوگر صاحب سرفہرست ہیں' انہوں نے بڑی محبت اور محنت سے یہ کیس لڑا' مزید براں ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی جناب سید نور حسین شاہ صاحب نے بھی خوب حق ادا فرمایا۔ اللہ رب العزت ان سب حضرات کو دنیا و آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

اس کیس کی رپورٹنگ کے لیے میں ننکانہ اور لاہور کے تمام صحافی بھائیوں کا بھی بے حد شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس کیس کی اہمیت کے پیش نظر اپنے اپنے اخبارات میں نمایاں جگہ دی۔ جناب مقصود احمد صاحب سینئر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ اور جناب برکت علی غیور صاحب ایڈووکیٹ (سابق ایم پی اے) نے اس فیصلہ کا بڑا سلیس اور عام فہم ترجمہ فرمایا۔ جناب طارق مسعود ضیاء ایم اے' جناب محمد قدیر شہزاد ایم اے اور جناب محمد صابر شاکر ایم اے نے ان کی معاونت

کی۔سٹیٹ بنک کے جناب محمد صدیق شاہ صاحب اور چوہدری محمد جاوید صاحب نے اس کی پروف ریڈنگ کی۔اللہ رب العزت ان سب حضرات کا حامی و ناصر ہو۔آمین۔ثم آمین۔

طالب دعا

فقیراللہ وسایا

رابطہ سیکرٹری آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان فون: 061-4514122

4اگست1992ء

لاہور ہائی کورٹ لاہور

(ابتدائی معلومات)

متفرق فوجداری مقدمہ نمبر..............................2162-B-1992

تاریخِ سماعت..............................15 جولائی 1992ء

درخواست دہندگان..............................سرفراز احمد وغیرہ

وکیلِ درخواست دہندگان..............................مسٹر مبشر لطیف ایڈووکیٹ

وکیلِ سرکار..........مسٹر نذیر احمد غازی اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

وکیلِ مستغیث..............................مسٹر رشید مرتضٰی قریشی ایڈووکیٹ

فیصلہ

جناب جسٹس میاں نذیر اختر

-1 درخواست دہندگان' جن کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعات 295-A' 295-C اور 298-C کے تحت پولیس سٹیشن سٹی ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں درج ہوا تھا' نے ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواست گزاری تھی۔ میرے برادر محترم جسٹس راشد عزیز خاں نے اپنے حکم مورخہ 10-6-1992 کے تحت عبوری ضمانت قبل از گرفتاری منظور کی تھی۔

-2 بحث کے دوران فاضل وکیلِ سرکار اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب اور فاضل وکیلِ مستغیث نے واضح طور پر کہا کہ وہ مسز سرفراز احمد اور مسز بلقیس بیگم کی درخواست ضمانت کی توثیق کی مخالفت نہیں کرتے' کیونکہ ان کا کیس دفعہ 497 سی آر پی سی کی استثناء میں آتا ہے۔ اس لیے ان دو خواتین کی عبوری ضمانت قبل از گرفتاری کی توثیق کی جاتی ہے۔

-3 مسٹر مبشر لطیف فاضل وکیلِ ملزمان نے اپنے دلائل میں کہا کہ ''سرفراز احمد ملزم نمبر 1 اور اعجاز احمد ملزم نمبر 3 قادیانی نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ اور انہیں جھوٹ اور بدنیتی کی بنیاد پر مقدمے میں ملوث کیا گیا ہے'' متذکرہ بالا درخواست دہندگان عدالت میں موجود تھے۔ (معزز) عدالت کے سوال کے جواب میں انہوں نے بڑی سختی سے قادیانی ہونے کی تردید کی اور کہا کہ ''وہ سچے مسلمان ہیں اور مسلک اہل حدیث کے پیروکار ہیں اور مرزا قادیانی کے پیروکاروں کو گمراہ سمجھتے ہیں'' انہوں نے مزید کہا کہ ''مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹا اور کذاب تھا اور وہ (مرزا قادیانی) اور قادیانی و لاہوری جماعتوں سے تعلق رکھنے والے اس کے پیروکار کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' دورانِ تفتیش اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ سرفراز احمد سائل نمبر 1' اس کی اہلیہ سائلہ نمبر 2 اور اعجاز احمد سائل نمبر 3 مسلمان تھے' اس لیے سرفراز احمد اور اعجاز احمد کی عبوری ضمانت قبل از گرفتاری کی بھی توثیق کی جاتی ہے۔

تاہم میں یہ بات ضرور کہوں گا کہ پولیس کی یہ تفتیش کہ ''مسز سرفراز احمد ملزمہ نمبر 2 قادیانی نہیں ہے'' بڑی حد تک

مشکوک ہے کیونکہ فاضل عدالت کے متعدد سوالات کے جواب میں ملزمہ نے مرزا قادیانی اوراس کے پیروکاروں کے خلاف ایک لفظ تک نہیں کہا۔ملزمہ کی ضمانت کی توثیق پہلے ہی خاتون ہونے کی بنیاد پر کردی گئی ہے اور رہا یہ سوال کہ وہ قادیانی ہے یا نہیں اور کیا اس نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے؟اس کا فیصلہ ماتحت عدالت پر چھوڑا جاتا ہے۔

-4 جہاں تک بابر احمد ملزم نمبر 8 کا تعلق ہے' اس کا نام متنازعہ دعوت ناموں پر درج نہیں ہے اور کوئی ایسا مواد بھی نہیں ہے' جس کی بناء پر اسے ان جرائم میں ملوث کیا جائے' جن کا ذکر FIR (ابتدائی رپورٹ) میں ہے۔اس لیے اس کی عبوری ضمانت قبل از گرفتاری کی بھی توثیق کی جاتی ہے۔

-5 جہاں تک دوسرے سائلان بشیر احمد' محمد یوسف اور اعجاز احمد پسران سراج دین کا معاملہ ہے' ان کے فاضل وکیلِ صفائی نے مندرجہ ذیل دلائل پیش کیے۔

(i) دفعہ 196 سی آر پی سی کی Provision کو سامنے رکھتے ہوئے FIR (ابتدائی رپورٹ) (جس میں جرم 295-A پی پی سی شامل ہے) ایک عام شخص کے درج کرانے کی وجہ سے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

(ii) جرم زیر دفعہ 298-C پی پی سی' دفعہ 497- سی آر پی سی کی امتناعی تعریف میں نہیں آتا۔چونکہ نبی کریم ﷺ کے اسم مبارک کی تحقیر نہیں ہوئی۔لہذا جرم 295-C ت پ نہیں بنتا۔

(iii) السلام علیکم' انشاء اللہ' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' نکاح مسنونہ' نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم' جیسے الفاظ کا محض استعمال کسی جرم کی تعریف میں نہیں آتا اور یہ کہ قادیانیوں کو ان الفاظ کے استعمال کرنے کا حق ہے۔

(iv) قانون قادیانیوں کو صرف ان مخصوص الفاظ کے استعمال سے روکتا ہے جو دفعہ 298-B پی پی سی میں درج ہیں نہ کہ دوسرے کلمات جو دعوت ناموں میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

(v) دعوت نامے سرفراز احمد نے شائع کرائے تھے' جو کہ قادیانی نہیں تھا۔وکیلِ صفائی نے ریکارڈ کے لیے اس رسید کی فوٹو کاپی یہ ظاہر کرنے کے لیے پیش کی کہ پچاس عدد دعوت ناموں کی اشاعت کی قیمت سرفراز احمد نے ادا کی تھی۔

-6 دوسری طرف مسٹر نذیر احمد غازی فاضل اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے بشیر احمد' محمد یوسف اور اعجاز احمد پسران سراج دین کی درخواست ضمانت کی پرزور مخالفت کی اور کہا کہ اس بات کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے کہ پولیس بدنیتی کی بنیاد پر

ان ملزمان کو گرفتار کرنا چاہتی ہے۔انہوں نے یہ نشاندہی بھی کی ہے کہ سائلان نے نہ تو اپنی درخواست میں پولیس پر بدنیتی(Malafide) سے گرفتاری کے درپے ہونے کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی پولیس کی بدنیتی کے بارے میں اپنے دلائل میں کوئی تذکرہ کیا ہے۔انہوں نے دلائل جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد (قادیانی) کے قادیانی اور لاہوری پیروکار خود کو مسلمان ظاہر کرنے کے لیے شعائر اسلام کا استعمال نہیں کر سکتے۔انہوں نے کہا کہ قادیانی ایک علیحدہ گروہ ہیں اور ان کا اسلام اور امت مسلمہ سے کوئی تعلق نہیں' کیونکہ مرزا قادیانی نے اسلام کی تعلیمات کی واضح خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے نبی ہونے کے بارے میں جھوٹا دعویٰ کیا۔اور اعلان کیا کہ اس کی ''نبوت'' پر یقین نہ رکھنے والے سب کافر ہیں۔اس نے یہ دعویٰ کر کے تو انتہا کر دی کہ وہ آدمؑ' ابراہیمؑ' موسیٰؑ' عیسیٰؑ اور حتیٰ کے محمدؐ ہے۔(نعوذ باللہ من ذلک)

مرزا قادیانی نے نبی پاک حضرت محمد ﷺ پر نازل شدہ قرآن مجید کی آیات کو اپنے آپ سے منسوب کرنے کی ناپاک جسارت کی۔مرزائی کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے واضح طور پر لفظ ''محمدؐ'' سے مراد ''مرزا قادیانی'' ہی لیتے ہیں۔اسی طرح وہ مرزا قادیانی پر درود بھیجتے ہیں۔گویا جب یہ لوگ (قادیانی) کلمہ طیبہ اور درود پڑھتے ہیں تو ان کے قلب و ذہن پر مکمل طور پر مرزا قادیانی کا تصور ہوتا ہے اور اس طرح کرتے ہوئے وہ نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے مقدس نام کی تحقیر کر رہے ہوتے ہیں۔ اپنے دلائل کے حق میں فاضل وکیل سرکار نے مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل کتب سے کچھ اقتباسات کا حوالہ دیا۔(1) حقیقت الوحی (2) روحانی خزائن جلد نمبر 19,18 (3) تحفہ گولڑویہ (4) تریاق القلوب (5) ضمیمہ انجام آتھم (6) ایک غلطی کا ازالہ (7) تذکرہ (8) دافع البلاء (9) درثمین (10) کشتی نوح (11) تبلیغ رسالت (12) نزولِ مسیح۔

فاضل وکیلِ سرکار نے مندرجہ ذیل فیصلہ جات کے حوالے بھی پیش کیے۔

1- مراد خاں بنام فضل سبحان وغیرہ (پی ایل ڈی 1983 سپریم کورٹ صفحہ 82)

2- مجیب الرحمان وغیرہ بنام فیڈرل گورنمنٹ آف پاکستان (پی ایل ڈی 1985 فیڈرل شریعت کورٹ صفحہ نمبر 8)

3- ملک جہانگیر۔ایم جوئیہ بنام سرکار (پی ایل ڈی 1987 لاہور صفحہ نمبر 458)

4- مرزا خورشید احمد وغیرہ بنام حکومتِ پنجاب (پی ایل ڈی 1992 لاہور صفحہ نمبر 1)

مسٹر رشید مرتضیٰ قریشی فاضل وکیلِ مستغیث نے نذیر احمد غازی فاضل اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کے دلائل کی مکمل

تائیدوحمایت کی اور مزید کہا کہ ملزمان نے ان جرائم کا' جو FIR (ابتدائی رپورٹ) میں درج ہیں' ارتکاب کیا ہےاور قانون کے تحت یہ سخت ترین سزا کے مستحق ہیں۔ یہ غیر مسلم ہیں لیکن انہوں نے اپنے نام دعوت ناموں میں نمایاں جگہوں پر شائع کرا کے یہ ظاہر کیا ہے کہ دعوت مسلمانوں کی طرف سے ہے۔انہوں نے اصرار کیا کہ دعوت نامے ناصراحمد نے چھپوائے تھے نہ کہ اعجاز احمد نے' جیسا کہ ملزم نے دعویٰ کیا ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ مرزائی متذکرہ بالا دفعات کے تحت بار بار جرم کا ارتکاب کرر ہے ہیں۔اس لیے یہ سخت ترین سزا کے مستحق ہیں۔

-7 درخواست دہندگان کے فاضل وکیل کی اس دلیل میں کوئی وزن نہیں ہے کہ رپورٹ ابتدائی (ایف آئی آر) جس شخص نے درج کرائی' اسے یہ ایف آئی آر درج کرانے کا اختیار نہیں تھا کیونکہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 196 کے تحت مقدمہ زیر دفعہ 295 الف صوبائی یا وفاقی حکومت یا اس کے نامزد کسی افسر کی طرف سے درج کرایا جا سکتا ہے۔ چونکہ اس کیس میں ایسا نہیں ہوا' لہٰذا مجموعی طور پر رپورٹ ابتدائی کا اندراج بلا اختیار ہے' دراصل دفعہ 196 میں کسی پرائیویٹ آدمی کی طرف سے مقدمہ درج کرانے کی جو ممانعت ہے' اس کا تعلق عدالت کے اختیارِ سماعت سے ہے۔اس دفعہ کے تحت کسی بھی شخص پر یہ پابندی نہیں ہے کہ وہ اس جرم کے سلسلہ میں پولیس کے پاس رپورٹ نہیں کرسکتا۔ ویسے بھی (اس مقدمہ کی) رپورٹ ابتدائی میں تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 295 سی اور دفعہ 298 سی لگی ہوئی ہیں۔ لہٰذا ضابطہ فوجداری کی دفعہ 196 کے تحت مجاز حکام کے حکم کے بغیر مقدمہ درج کرنے اور عدالت کی طرف سے ایسے مقدمہ کی سماعت کرنے کے بارے میں جو ممانعت ہے' اس کا اطلاق جرم زیر دفعہ 295 سی اور 298 سی پر نہیں ہوتا۔

-8 فاضل وکیلِ درخواست دہندگان کی اس دلیل میں کوئی وزن نہیں ہے کہ قادیانیوں کو صرف 298-B پی پی سی میں مخصوص کیے گئے الفاظ کے استعمال سے روکا گیا ہے اور یہ کہ انہیں (قادیانیوں کو) شعائرِ اسلام اور دیگر کلمات' جنہیں مسلمان استعمال کرتے اور دعوت ناموں پر لکھتے ہیں' استعمال کرنے کی آزادی ہے۔ مرزا غلام احمد (قادیانی) کے پیروکار قادیانی اور لاہوری گروہ کی طرف سے ان الفاظ کا استعمال' جو دفعہ 298-B پی پی سی میں درج ہیں' جرم ہے۔ نیز قادیانیوں کی طرف سے ان شعائرِ اسلام کا استعمال جو دعوت ناموں پر درج کیے گئے' بھی 298-C پی پی سی کے تحت جرم ہے۔ دعوت نامے پر سرسری نظر ڈالنے سے شدید تاثر پیدا ہوتا ہے کہ وہ اشخاص جنہوں نے (شادی کی) دعوت دی ہے یا اپنے نام

''تاکید مزید'' میں شائع کرانے کی اجازت دی ہے' مسلمان ہیں۔ محض اس حقیقت کی بناء پر کہ جرم زیر دفعہ 298-C پی پی سی دفعہ 497 سی آر پی سی کی ممنوعہ کلاز میں نہیں آتا۔ سائلان نمبر 4' نمبر 5 اور نمبر 6 ضمانت کے مستحق نہیں ہیں اور خاص طور پر' جب اس بات کا بھی کوئی ثبوت موجود نہیں کہ انہیں بدنیتی یا دیگر در پردہ مقاصد کے تحت گرفتار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ فاضل وکیل ملزمان کی طرف سے دلائل کے دوران بدنیتی کے ساتھ گرفتار کرنے کے بارے میں نہ کوئی الزام لگایا گیا ہے اور نہ ہی اس بارے میں کوئی دلیل دی گئی ہے۔

9- فاضل وکیل سرکار اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل اور فاضل وکیل مدعی کے ان دلائل میں خاصا وزن ہے کہ قادیانی اور لاہوری گروہوں سے تعلق رکھنے والے' مرزا قادیانی کے پیروکار غیر مسلم ہیں اور امت مسلمہ سے ہٹ کر ایک الگ گروہ ہیں۔ اس نظریئے کو مجیب الرحمان اور خورشید احمد کے مقدمات سے بھی بھرپور تقویت ملتی ہے جن کے حوالہ جات اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے پیش کیے۔

قادیانی اور لاہوری گروہوں سے تعلق رکھنے والے' مرزا قادیانی کے پیروکار آئین پاکستان کی دفعہ (B) (3) 260 کے تحت غیر مسلم قرار دیئے جاچکے ہیں۔ مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا تھا کہ ''وہ احمد اور محمد ہے اور اس میں نبی اکرم حضرت محمد ﷺ اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کی خوبیاں موجود ہیں۔'' اس نے دعویٰ کیا کہ حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت میرے دعویٰ نبوت سے متاثر نہیں ہوئی کیونکہ وہ کچھ نہیں سوائے اس کے کہ (ظلی اور بروزی شکل میں) وہ (مرزا قادیانی) ''محمد ﷺ ہے'' قادیانی' جو مرزا قادیانی کی تعلیمات پر ایمان رکھتے ہیں' اس کے لیے درود و سلام پڑھتے ہیں جبکہ مسلمانوں کے مطابق یہ (درود و سلام) نبی پاک ﷺ کا استحقاق ہے۔ قادیانی مرزا قادیانی کو حضرت محمد ﷺ کے برابر سمجھتے ہوئے اس پر درود بھیجتے ہیں اور اس طرح نبی پاک حضرت محمد ﷺ کے رتبہ کو گھٹا کر مرزا قادیانی کے برابر قرار دیتے ہیں۔

قادیانیوں کا یہ فعل واضح طور پر نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے مبارک اور مقدس نام کی تحقیر کے مترادف ہے' جو زیر دفعہ 295-C پی پی سی قابل سزا ہے۔ فاضل وکیل سرکار مسٹر نذیر احمد غازی نے انتہائی پُر جوش انداز میں اس بات پر زور دیا کہ متنازعہ دعوت ناموں پر شائع شدہ درود ''نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم'' مرزا قادیانی کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ تاہم فاضل وکیل ملزمان نے اس دعویٰ اور دلیل کی کوئی تردید نہیں کی۔ جرم زیر دفعہ 295-C پی پی سی کی سزا' سزائے موت یا عمر قید اور جرمانہ ہے اور یہ جرم دفعہ 497 سی آر پی سی کی امتناعی تعریف میں آتا ہے' جس کے تحت ضمانت نہیں لی جاسکتی۔

10- مندرجہ بالا بحث کی روشنی میں بشیر احمد' یوسف اور اعجاز احمد ملزم نمبر 4' نمبر 5 اور نمبر 6 بالترتیب ضمانت قبل از

گرفتاری کی رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔ ان کی عبوری ضمانت کے حکم مورخہ 10-6-1992 پر نظر ثانی کرتے ہوئے ان کی درخواست ضمانت خارج کی جاتی ہے۔

سائلان ملزمان نمبر 1,2,3 اور 8 کی درخواست قبل از گرفتاری منظور کرتے ہوئے عبوری ضمانت کی توثیق کی جاتی ہے۔

تاریخ فیصلہ : 2 اگست 1992ء

(دستخط)

مسٹر جسٹس میاں نذیر احمد

(1992 Pcr LJ 2346)

لاہور ہائی کورٹ، لاہور

(ابتدائی معلومات)

متفرق فوجداری مقدمہ نمبر.................2163-B-1992

تاریخِ سماعت.................15-7-92

ناصر احمد.................بنام.................سرکار وغیرہ

وکیلِ ملزمان.................مسٹر مبشر لطیف احمد ایڈووکیٹ

وکیلِ سرکار......مسٹر نذیر احمد غازی - اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

وکیلِ مستغیث.................مسٹر رشید مرتضی قریشی ایڈووکیٹ

فیصلہ

جناب جسٹس میاں نذیر اختر

1- درخواست دہندگان اور چند دیگر اشخاص نے جن کے خلاف جرم زیر دفعہ A-295 ‘C-295 اور C-298 پی پی سی‘ پولیس سٹیشن سٹی ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں مقدمات درج ہوئے ہیں‘ ضمانت کی درخواست گزار کی۔

2-F.I.R (رپورٹ ابتدائی) میں درج شدہ الزامات کے مطابق ناصر احمد سائل نمبر 1 قادیانی ہے اور اکثر قادیانی مذہب کی تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک فوجداری مقدمہ پہلے بھی اس کے خلاف درج ہو چکا ہے۔ موجودہ مقدمہ میں ناصر احمد ملزم کی لڑکی کی شادی کے دعوتی کارڈ ملزمان نے شائع کرائے اور انہیں تقسیم کیا۔ دعوت ناموں پر شعائر اسلام مثلاً 1- السلام علیکم‘ 2- انشاء اللہ‘ 3- نکاح مسنونہ۔ 4- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔5- نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم‘ جنہیں مسلمان ہی استعمال کرتے ہیں‘ تحریر تھے۔ اس طرح سے سائل اور دیگر ملزمان نے دعوت ناموں پر شعائرِ اسلام (کے الفاظ وعبارات) شائع کرا کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا اور اس طرح سے دفعہ C-298 پی پی سی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

3- ملزم کے فاضل وکیل نے ملزم کی ضمانت کے استحقاق کے حق میں مندرجہ ذیل دلائل پیش کیے۔

(i) ایف آئی آر بلا اختیار ہے کیونکہ یہ جرم زیر دفعہ A-295 (پی پی سی) کے تحت درج ہوئی ہے۔ جبکہ اس جرم کے تحت مقدمہ صرف وفاقی یا صوبائی حکومت یا حکومت کی طرف سے کوئی بااختیار شخص ہی درج کرانے کا مجاز ہے۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 196 کے تحت عام آدمی کے لیے اس دفعہ (A-295) کے تحت مقدمہ درج کرانے کی ممانعت ہے۔

(ii) جرم زیر دفعہ C-298 پی پی سی دفعہ 497 سی آر پی سی ان جرائم میں نہیں آتا‘ جن میں ضمانت لینے کی ممانعت کی گئی ہے چونکہ حضرت محمد ﷺ کی ذات مقدس کے نام کی تحقیر نہیں کی گئی۔ اس لیے جرم C-295 پی پی سی نہیں بنتا۔

(iii) السلام علیکم‘ 2- انشاء اللہ‘ 3- نکاح مسنونہ۔ 4- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔5- نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم‘ کے الفاظ استعمال کرنا کوئی جرم نہیں ہے اور قادیانیوں کو ان الفاظ کے استعمال کا حق حاصل ہے۔

(iv) قانون قادیانیوں کو صرف ان الفاظ کے استعمال سے روکتا ہے جو دفعہ C-298 (پی پی سی) میں مخصوص کر

دیئے گئے ہیں' دوسرے الفاظ وعبارات' جو دعوت نامے پر شائع کیے گئے ہیں' کے استعمال کی ممانعت نہیں ہے۔

(v) دعوت نامے ملزم سرفراز احمد نے چھپوائے تھے' جو قادیانی نہیں ہے۔

4- دوسری طرف فاضل وکیلِ سرکار نذیر احمد غازی اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے درخواست ضمانت کی بھرپور انداز میں مخالفت کی اور اس بات پر زور دیا کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار خواہ ان کا تعلق قادیانی یا لاہوری جماعت سے ہو' غیر مسلم ہیں اور ان کا تعلق مسلمانوں سے الگ گروہ سے ہے اور یہ لوگ کسی صورت میں بھی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ اس سلسلے میں انہوں نے مندرجہ ذیل کتابوں سے کئی اقتباسات اور حوالہ جات پیش کیے۔ یہ حوالہ جات اور اقتباسات مرزا قادیانی کی اپنی تحریر شدہ کتابوں یا پمفلٹوں سے لیے گئے ہیں۔ 1- حقیقت الوحی 2- روحانی خزائن جلد 18 (مرزا صاحب کی تحریروں کا مجموعہ) 3- تحفہ گولڑویہ 4- تریاق القلوب 5- ضمیمہ انجام آتھم 6- ایک غلطی کا ازالہ 7- البشریٰ 8- تذکرہ 9- دافع البلاء 10- درثمین 11- کشتی نوح 12- تبلیغ رسالت 13- نزول مسیح۔ انہوں نے کتاب ''کلمۃ الفصل'' مصنفہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کی کچھ عبارات کا بھی حوالہ دیا' جن میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ مسلمان جو مرزا قادیانی کو مسیحِ موعود اور پیغمبر نہیں مانتے' قادیانیوں کے نزدیک کافر اور غیر مسلم ہیں۔

فاضل وکیلِ سرکار نے اپنے دلائل کے حق میں مجیب الرحمٰن وغیرہ بنام فیڈرل گورنمنٹ آف پاکستان (1985 FSC-8)' ملک جہانگیر ایم جوئیہ بنام سرکار (پی ایل ڈی-1987 صفحہ 458) اور خورشید احمد بنام حکومت پنجاب (پی ایل ڈی 1992 لاہور صفحہ 1) کے مقدمات سے حوالہ جات پیش کیے اور اس بات پر زور دیا کہ مرزا قادیانی کے پیروکار' جن کا تعلق قادیانی یا لاہوری جماعت سے ہے' غیر مسلم ہیں اور دفعہ 298-C ت پ کی روشنی میں بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے حقدار نہیں ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دے کر کہا کہ دعوت نامے پر شعائرِ اسلام کا تحریر کرنا اس بات کا تاثر دیتا ہے کہ تاکید مزید کے الفاظ کے ساتھ نام لکھوانے والے اور دعوت ناموں کو تقسیم کرنے والے مسلمان ہیں۔ مزید یہ کہ قادیانی' مرزا قادیانی پر درود بھیجتے ہیں اور اس طرح سے وہ مرزا قادیانی کو نبی محترم حضرت محمد ﷺ کے برابر یا اس سے بھی اونچا مقام دیتے ہیں (نعوذ باللہ من ذالک) اور اس طرح سے نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے مبارک اور مقدس نام کی تحقیر کر کے زیر دفعہ 295-C (پی پی سی) کے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ فاضل وکیلِ مستغیث رشید مرتضیٰ قریشی نے فاضل وکیلِ سرکار مسٹر نذیر احمد غازی کے دلائل کی من وعن تائید وحمایت

کی اور مزید کہا کہ ملزمان F.I.R (ابتدائی رپورٹ) میں درج شدہ جرائم کے ارتکاب میں ملوث ہیں اور قانون کے مطابق انتہائی سزا کے مستحق ہیں، وکیلِ مستغیث نے اسی بات کی نشاندہی کی کہ ملزم نمبر 1 ایک عادی مجرم ہے، جس کے خلاف ایک، دوسرا فوجداری مقدمہ پہلے ہی سے درج ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملزمان نے غلط طور پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا ہے۔ اور کئی مسلمانوں کو بھی دعوت نامے ارسال کیے اور اس طرح سے انہوں نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا۔ انہوں نے فاضل وکیلِ صفائی کی معروضات کی تردید کی کہ شادی کے دعوت نامے سرفراز احمد نامی ایک مسلمان نے چھپوائے تھے۔ انہوں نے صغیر احمد شیرازی کے حلفیہ بیان کی ایک کاپی ریکارڈ کے طور پر پیش کی۔ صغیر احمد شیرازی پرنٹنگ پوائنٹ، جڑانوالہ، کے مالک ہیں۔ انہوں نے اپنے حلفیہ بیان میں کہا ہے کہ کارڈ ناصر احمد سائل نمبر 1 نے شائع کرائے تھے۔

5- ملزمان کے فاضل وکیل کی سب سے پہلی دلیل میں کوئی وزن نہیں ہے کہ مقدمہ کی رپورٹ ابتدائی اس بناء پر بلااختیار ہے کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ A-295 کے تحت مقدمہ صرف وفاقی یا صوبائی حکومت یا حکومت کی طرف سے نامزد کوئی بااختیار شخص ہی درج کرانے کا مجاز تھا اور عام آدمی کو اس دفعہ کے تحت مقدمہ درج کرانے کی ممانعت ہے۔ اس مقدمہ میں تعزیرات پاکستان کی دفعات C-295 اور C-298 کا اطلاق بھی پایا جاتا ہے، لہٰذا اس مقدمہ کی کارروائی کے سلسلہ میں حکومت کے نامزد مجاز آفیسر کی طرف سے مقدمہ درج کرانا ضروری نہیں تھا۔ مزید برآں ابھی اس مقدمہ کی عدالت میں سماعت کا مرحلہ بھی نہیں آیا کہ عدالت یہ غور کرے کہ دفعہ 196 سی آر پی سی کے تحت اس کی سماعت کی مجاز ہے یا نہیں۔ پولیس کو مقدمہ کی رپورٹ ابتدائی میں درج جرائم کے بارے میں تفتیش کرنے اور مقدمہ کا چالان عدالت مجاز میں پیش کرنے کا پورا اختیار ہے۔ اگر حاکم مجاز کی طرف سے عدالت کو مقدمہ کی سماعت کے سلسلہ میں اجازت کا حکم موصول نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں عدالت اس مقدمہ میں دوسرے جرائم کے بارے میں مقدمہ کی سماعت کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

6- شادی کے دعوت نامے پر سرسری نظر ڈالنے سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسلمانوں کی طرف سے شائع اور تقسیم کیے گئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی یا مرزا قادیانی کے دوسرے پیروکار زیر دفعہ B-298 پی پی سی کے تحت کچھ مخصوص کلمات مثلاً امیر المومنین، خلیفۃ المومنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی یا اہل بیت وغیرہ کا استعمال نہیں کر

سکتے۔ تاہم یہ مذکورہ ممنوعہ کلمات قادیانیوں کو اس بات کا لائسنس نہیں دے دیتے کہ وہ دیگر اس قسم کے مشابہہ کلمات یا شعائرِ اسلام استعمال کریں جو عام طور پر عام مسلمان استعمال کرتے ہیں' کیونکہ اس طرح کرنے سے یہ (قادیانی) اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کررہے ہوں گے' جو قانون کے مطابق ممنوع ہے۔

7- فاضل وکیلِ سرکار اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل اور فاضل وکیلِ مدعی نے اپنے دلائل میں اس بات پر زور دیا کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار غیر مسلم ہیں اور وہ ایک جداگانہ گروہ سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ امت مسلمہ کا جزو نہیں ہیں۔ مرزا قادیانی کی تعلیمات کے مطابق صرف اسی کے پیروکار (قادیانی اور لاہوری جماعت) مسلمان ہیں اور دوسرے تمام مسلمان جو مرزا قادیانی کو نبی تسلیم نہیں کرتے' کافر اور غیر مسلم ہیں۔ مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب ''کلمۃ الفصل'' کے ابواب 2' 3' اور 4 میں تفصیل سے اس موضوع پر بحث کی ہے۔ مرزا قادیانی کی تعلیمات کی بنیاد پر بحث کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ وہ تمام لوگ جو مرزا قادیانی کے دعوؤں اور تعلیمات پر یقین نہیں رکھتے' غیر مسلم اور کافر ہیں اور قادیانیوں کو ان (مسلمانوں) کی رسوماتِ شادی و مرگ وغیرہ میں شامل نہیں ہونا چاہیے۔ مرزا قادیانی نے اپنے سگے بیٹے فضل احمد کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی تھی کیونکہ وہ اس کے دعویٰ نبوت پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی نے بانی پاکستان حضرت قائداعظم کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کی تھی۔ اس طرح اب اس بات میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی کہ مذہب اسلام کی رو سے مرزا قادیانی کے پیروکار ایک علیحدہ گروہ سے تعلق رکھتے ہیں اور حقیقی مذہبی رو سے وہ غیر مسلم ہیں۔ آئین پاکستان کے آرٹیکل 260 کی ذیلی شق B-3 کے تحت انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔

8- فاضل وکیلِ سرکار مسٹر نذیر احمد غازی اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے اپنے دلائل میں مرزا قادیانی کی بہت سی کتابوں' پمفلٹوں اور تحریروں کے حوالہ جات یہ ثابت کرنے کے لیے پیش کیے کہ مرزا قادیانی' برطانوی سامراج کا لگایا ہوا پودا تھا۔ انہوں نے اس درخواست کا بھی حوالہ دیا جو مرزا قادیانی کی طرف سے اس وقت کے لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو ارسال کی گئی تھی' جس میں مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو برطانوی سامراج کا ''خودکاشتہ پودا'' کے الفاظ سے منسوب کیا تھا۔ (تبلیغ رسالت جلد نمبر 7 ص 19 مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 21 از مرزا قادیانی)

وکیلِ سرکار نے مزید کہا کہ مرزا قادیانی کی تعلیمات کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ برصغیر کے مسلمان مکمل طور پر برطانوی

حکومت کے فرمانبردار اور مطیع ہو جائیں' انگریز حکومت کی غلامی اور اطاعت کو اسلام کا ایک حصہ سمجھیں اور آئندہ جہاد کو حرام جانیں اور ''شرک فی الرسالت'' کے ذریعے مسلمانوں کا حضور اکرم حضرت محمد ﷺ سے عقیدت و محبت کا رشتہ ختم کر دیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مرزا قادیانی کی تعلیمات و اعتقادات بابت ہستی باری تعالیٰ' نبی اکرم حضرت محمد ﷺ' عقیدۂ ختم نبوت' قرآن مجید' کلمہ طیبہ' احادیث مبارکہ' عقیدۂ ایمان' جہاد اور حج کا تصور' سابق انبیاء علیہم السلام (بشمول حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اور اہلبیت کی عزت و احترام' تقدس مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ' پوری امت مسلمہ سے مختلف ہیں۔

مندرجہ بالا تمام دلائل بڑا وزن رکھتے ہیں' چونکہ میرے سامنے صرف ضمانت کا معاملہ ہے' اس لیے میں ان مذکورہ نکات پر مفصل بحث کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ تاہم درخواست ضمانت کو نمٹانے کے محدود مقصد کے پیشِ نظر میں مرزا قادیانی کی کچھ تعلیمات اور اعتقادات کا مختصر جائزہ لوں گا تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ درود شریف جو متنازعہ دعوتی کارڈ پر چھپا ہوا ہے' کیا یہ درود شریف مرزا قادیانی سے منسوب ہے یا نہیں؟ اور کیا اس سے بالواسطہ یا بلاواسطہ نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے نام مبارک کی تحقیر ہوتی ہے یا نہیں؟

9- مسلمانوں کے نزدیک قرآن مجید کی درج ذیل آیت کے مطابق درود و سلام صرف حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے لیے مختص ہے۔

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی . یاایھا الذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلموا تسلیما.

(ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی مکرم پر۔ اے ایمان والو تم بھی آپؐ پر درود بھیجا کرو اور (بڑے ادب و محبت سے) سلام عرض کیا کرو۔) (سورہ الاحزاب آیت 56 پارہ 22) درود و سلام اعلیٰ ترین عبادت ہے جو مسلمانوں کے حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ سے رشتہ احترام و محبت کو مضبوط کرتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا مرزا قادیانی نے کبھی یہ دعویٰ کیا کہ وہ نبی یا پیغمبر ہے؟ اور وہ بھی حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کی طرح درود و سلام کا مستحق ہے؟

10- امتِ مسلمہ اس ایمان و یقین کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد ﷺ نبی آخر الزماں اور خاتم النبیین ہیں۔ امت مسلمہ حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی اور نئے نبی کی آمد کے عقیدے کو

نہایت شدت اور حقارت کے ساتھ مسترد کرتی ہے۔قرآنِ حکیم کے مطابق حضور اکرم حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔سرکارِ دو عالم ﷺ نے خود اپنی زبانِ مبارک سے واضح طور پر مزید فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ تاہم مرزا صاحب نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ نظریہ پیش کیا کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین نہیں ہیں' بلکہ وہ خاتم یعنی مُہر (S e a l) کے حامل ہیں اور مستقبل میں آنے والے نئے نبیوں کی توثیق کرنے والے ہیں۔(حقیقت الوحی ص28 - 27 روحانی خزائن ج 22 ص 30'29) مرزا قادیانی نے ایک دوسرا نیا عجیب وغریب نظریہ حضرت محمد ﷺ کی بعثت ثانیہ کا بھی پیش کیا اور یہ دعویٰ کیا کہ ''میری ذات میں حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کا دوبارہ بروزی شکل میں ظہور ہوا ہے'' اور مزید دعویٰ کیا کہ آپ کا پہلا ظہور ملک عرب میں ہلال (پہلی رات کا چاند) کی صورت میں تھا اور ان کے دوسرے ظہور میں وہ (مرزا قادیانی کی صورت میں) بدر کامل (پورا چاند) ہیں۔ اس طرح سے مرزا صاحب نے نہ صرف برابری بلکہ اپنے آپ کو حضور اکرم حضرت محمد ﷺ سے برتر ہونے کا دعویٰ کیا۔(نعوذ باللہ من ذالک)

11- اپنے باپ کی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے مرزا بشیر الدین محمود نے اعلان کیا کہ کوئی بھی شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے' حتیٰ کہ حضرت محمد ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔(نعوذ باللہ من ذالک)(روزنامہ الفضل نمبر 5 جلد 10 ص5' مورخہ 17 جولائی 1922ء)

12- پوری امتِ مسلمہ کا پختہ اور کامل یقین وایمان ہے کہ پوری کائنات میں اللہ رب العزت کے بعد اعلیٰ ترین مقام صرف حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کو حاصل ہے اور کوئی بھی مسلمان آپؐ سے ہمسری کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔حضور اکرم ﷺ تو کجا کوئی بھی مسلمان آپ ﷺ کے ایک صحابی کے برابر ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتا۔تاہم مرزا قادیانی نے حضور اکرم حضرت محمد ﷺ سے مکمل طور پر ہمسری اور ان کی مشابہت رکھنے کا دعویٰ کرنے کی جسارت کی ہے۔اس (مرزا غلام قادیانی) نے خطبہ الہامیہ ص 259 روحانی خزائن ج 16 ص 259 میں اس بات کا پُرزور دعویٰ کیا ہے کہ جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ (یعنی حضرت محمد ﷺ) میں فرق کرتا ہے' اس نے نہ تو مجھے (مرزا قادیانی) دیکھا اور نہ ہی مجھے پہچانا۔(نعوذ باللہ من ذالک) اس نے دعویٰ کیا کہ اس کا نام (یعنی مرزا قادیانی کا) احمد اور محمد' اسے نبوت کے درجے کے ساتھ ملا کیونکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی محبت میں کھو گیا تھا۔انہوں نے اپنے ایک پمفلٹ (ایک غلطی کا ازالہ ص 3

روحانی خزائن ج 18 ص 207) میں تحریر کیا ہے کہ ''نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی رکھی یعنی فنافی الرسول کی'' انتہائی حیرت انگیز بات ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حضور اکرم ﷺ سے محبت انتہائی مثالی اور بے نظیر تھی مگر وہ بھی نبوت کے درجے کو نہ پہنچ سکے۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ نئی نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا تھا۔ اس لیے حضور اکرم ﷺ کی ذات مبارک سے اعلیٰ درجہ کی محبت بھی نبوت کے مقام پر نہیں پہنچا سکتی۔ تاہم مسلمان' نبوت کے سوا دیگر روحانی مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

رسولِ مقبول ﷺ کے صحابہ کرام جنہیں آپ ﷺ سے انتہا درجہ کی محبت تھی' کو اللہ رب العزت کی طرف سے تنبیہ کی گئی کہ وہ اپنی آوازوں کو حضور نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند نہ کریں ورنہ ان کے تمام نیک اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے۔ اللہ رب العزت کی طرف سے اس تنبیہ کا مقصد مسلمانوں کو اپنی مقررہ حدود کے اندر رکھنا تھا تاکہ وہ آپ ﷺ کی ہمسری اور برابری کا اظہار نہ کرسکیں۔

حضور نبی کریم ﷺ سے محبت کی وجہ سے مسلمان اہل بیت سے بھی محبت رکھتے ہیں' حتیٰ کہ ان تمام مقامات سے بھی محبت رکھتے ہیں جہاں وہ (نبی اکرمؐ) مقیم رہے یا چلتے پھرتے رہے۔ مسلمان مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی ریت' گردوغبار' کھجوروں' حتیٰ کہ گلیوں سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ وہ حضور اکرم ﷺ کی (مقدس) جائے تدفین (روضہ رسول اللہ ﷺ) کو حضور نبی کریم ﷺ کی ایک حدیثِ مبارکہ کے مطابق جنت الفردوس کا ایک حصہ سمجھتے ہیں۔

مابین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ

(ترجمہ۔ میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔) (سراج المنیر۔ شرح جامع الصغیر صفحہ 246)

تاہم مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے ہمسر ہونے اور ان سے مشابہت رکھنے کا دعویٰ کر کے انتہائی مذموم جسارت کا مظاہرہ کیا ہے' انہوں نے قادیان کو مکہ اور مدینہ کی طرح قابلِ احترام (حرم) قرار دے کر مکہ اور مدینہ کے مقدس مقامات کی بے حرمتی کی ہے اور اس حد تک دعویٰ کیا ہے کہ قادیان کی ایک دفعہ زیارت کرنا نفلی حج سے برتر اور اعلیٰ ہے۔ وہ (مرزا قادیانی) اس حد تک آگے چلا گیا کہ اس نے حضورِ اکرم حضرت محمد ﷺ کی (مقدس) جائے تدفین (روضہ رسول اللہ ﷺ) کا تذکرہ کرتے ہوئے غلیظ زبان کے استعمال کی انتہا کر دی۔ ظاہراً

اپنے جوش و جذبہ میں نبی مکرم ﷺ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر برتری ظاہر کرنے کے لیے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نظریہ نزولِ آسمانی کو مسترد کرتے ہوئے مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

''ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ چڑھنے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے اور پھر دوبارہ اترنے کی جو دی گئی ہے' اس کے ہر پہلو سے ہمارے نبیؐ کی توہین ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا ایک بڑا تعلق جس کا کچھ حدو حساب نہیں حضرت مسیح سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً آنحضرتؐ کی سو برس تک بھی عمر نہ پہنچی مگر حضرت مسیح اب تقریباً دو ہزار برس سے زندہ موجود ہیں اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت کے چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے بلا لیا۔ اب بتلاؤ محبت کس سے زیادہ کی۔ عزت کس کی زیادہ کی۔ قرب کا مقام کس کو دیا اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا۔'' (تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ 70- مندرجہ روحانی خزائن ج17 حاشیہ ص205 از مرزا قادیانی)

حضور اکرم حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابین اس تقابل کی جو بھی قدر و قیمت ہو' مگر ایک بات واضح ہے کہ مرزا (قادیانی) صاحب نے نبی کریم ﷺ کے مقدس مقام تدفین کے متعلق انتہائی تحقیر آمیز الفاظ استعمال کیے ہیں۔ جس کے تصور ہی سے ایک مسلمان لرز جاتا ہے۔ مرزا صاحب نے دعویٰ کیا کہ وہ مقام اور مرتبے کے لحاظ سے حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ سے بڑھ کر تھے۔ اپنی تحریر کردہ کتب دافع البلاء' نزولِ مسیح اور درثمین میں انؓ کی تذلیل و اہانت کی ہے۔ (کچھ متعلقہ اقتباسات اور حوالہ جات اس فیصلہ کے آخر میں تتمہ۔ اے کے طور پر منسلک کر دیئے گئے ہیں) حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ (اپنے دونوں نواسوں) حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ سے شدید محبت رکھتے تھے۔ مگر مرزا قادیانی (جو بذات خود محمد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے) نے حسنین رضی اللہ عنہما کے لیے توہین اور نفرت کا اظہار کیا ہے۔

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا عقائد و نظریات' جن سے مسلمانوں کو شدید صدمہ پہنچا ہے اور ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں' کے بعد مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ درود و سلام کے مستحق ہیں۔ بقول مرزا صاحب اللہ تعالیٰ اس پر درود بھیجتا ہے' مرزا قادیانی کے الہامات اور وحیوں پر مشتمل کتاب ''تذکرہ'' کے صفحہ نمبر 777 طبع سوم پر ایک وحی یہ

درج ہے:

"صلی اللہ علیک وعلی محمد"

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب اربعین نمبر 2 میں مندرجہ ذیل دعویٰ کیا ہے۔

"بعض بے خبر یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواز یہ ہے کہ میں مسیحِ موعود ہوں اور دوسرے کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف خود آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس کو پاوے میرا سلام اس کو کہے اور احادیث اور تمام شروحِ احادیث میں مسیحِ موعود کی نسبت صدہا جگہ صلوۃ وسلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جب کہ میری نسبت نبی نے یہ لفظ کہا' صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا' تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔" (اربعین نمبر 2 صفحہ نمبر 3 مندرجہ روحانی خزائن ج 17 ص 349 از مرزا قادیانی)

دوبارہ مرزا قادیانی اپنی کتاب حقیقت الوحی باب چہارم ص 75 مندرجہ روحانی خزائن ج 22 ص 78 میں دعویٰ کرتا ہے کہ مندرجہ ذیل وحی اس پر اتری ہے۔

اصحاب الصّفّة وما ادرک ما اصحاب الصفّة. تری اعینهم تفیض من الدمع. یصلون علیک ط

(ترجمہ: "جو صفہ میں رہنے والے ہیں اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفہ میں رہنے والے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے (مرزا قادیانی) پر درود بھیجیں گے۔")

یہی وحی مرزا صاحب کی کتاب تذکرہ صفحات 242' 631 اور 632' 621 میں درج ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اصحابِ صفہ مرزا صاحب پر درود بھیجتے ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی' مرزا قادیانی کے لیے درود وسلام پڑھتے ہیں اور ساتھ ہی مرزا قادیانی کو حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے برابر گردانتے ہیں۔ قادیانیوں کی اس حرکت اور فعل سے واضح طور پر حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے مقدس اور مبارک نام کی تحقیر اور بے حرمتی ثابت ہوتی ہے۔ حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے مقام ومرتبہ کو گھٹا کر مرزا قادیانی کے برابر کیا گیا۔ وہ (مرزا قادیانی)' جس نے اپنے آپ کو برطانوی حکومت کا خود کاشتہ پودا قرار دیا۔ جس نے برطانوی گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری کو اسلام کا ایک حصہ سمجھا

اور جہاد کے حرام ہونے کا دعویٰ کیا' حضرت امام حسینؓ کی تذلیل واہانت کی' جس نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ تمام مسلمان جو اس (مرزا قادیانی) پر ایمان نہیں لاتے' کافر ہیں۔ بحث کے دوران فاضل وکیلِ سرکار اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے انتہائی وثوق سے کہا کہ شادی کے دعوت نامے پر تحریر کیا گیا درود ''نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم'' مرزا قادیانی کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن فاضل وکیل سرکار کے اس دعویٰ پر فاضل وکیلِ ملزم نے نہ تو کوئی اعتراض کیا اور نہ اس پر کوئی بحث کی۔ لہٰذا ان معقول دلائل کی بناء پر ملزم جرم زیر دفعہ 295-C پی پی سی کا مرتکب ہوا جو دفعہ 497 سی آر پی سی کی امتناعی شق کے زمرے میں آتا ہے۔ (جس کے تحت ضمانت نہیں لی جاسکتی)

14- عدالت کے روبرو پیش کردہ دلائل اور فریقین کے مباحث کی روشنی میں ملزمان ضمانت کے مستحق نہیں ہیں۔ نتیجتاً ان کی درخواست ضمانت خارج کی جاتی ہے۔

(دستخط)

مسٹر جسٹس میاں نذیر اختر — تاریخ فیصلہ

لاہور ہائی کورٹ — 2 اگست 1992ء

ضمیمہ - الف

1 - کربلائے است سیر ہر آنم   صد حسین است در گریبانم

(ترجمہ) کربلا ہر وقت میری سیر گاہ ہے اور سو حسین میرے گریبان میں ہیں (نزول المسیح صفحہ نمبر 99 روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 477)

2- وقالوا اعلی الحسنین فضل نفسہ اقول نعم واللہ ربی سیظھر.

(ترجمہ) ''اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسن اور امام حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔'' (اعجاز احمدی ص 52 روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 164)

3- نسیتم جلال اللہ والمجد والعلی

وما وردکم الا حسین اتنکر

فھذا علی الاسلام احدی المصائب

لدی نفحات المسک قذر مقنطر

(ترجمہ) ''تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے۔ کیا تو انکار کرتا ہے پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔'' (اعجاز احمدی ص 82 ضمیمہ نزول المسیح روحانی خزائن جلد نمبر 19 صفحہ 194)

4- ''اے قوم شیعہ: اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے' کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسینؓ سے بڑھ کر ہے۔'' (دافع البلاء صفحہ 13' روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233)

5- ''افسوس: یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ قرآن نے تو امام حسین کو ابنیت کا درجہ بھی نہیں دیا بلکہ نام تک مذکور نہیں' ان سے تو زید ہی اچھا رہا جس کا نام قرآن میں موجود ہے.......... میں مسیح موعود نبی اور رسول ہوں۔ اب سوچنے کے لائق ہے کہ امام حسین کو مجھ سے کیا نسبت ہے؟''
(نزول المسیح صفحہ نمبر 45 مندرجہ روحانی خزائن ج 18 ص 424' از مرزا قادیانی)

6- ''تم نے مشرکوں کی طرح حسین کی قبر کا طواف کیا پس وہ تمہیں نہ چھڑا سکا اور نہ مدد کر سکا......تم نے کشتہ سے نجات چاہی جو نومیدی سے مرگیا......اور بخدا اس کی شان مجھ سے کچھ زیادہ نہیں۔ میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو اور میں خدا کا کشتہ ہوں۔ لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔'' (اعجاز احمدی صفحہ 80' 81 مندرجہ روحانی خزائن ج 19 ص 192' 193 درثمین عربی صفحہ 240' 241)

7- ''امام حسین نے جو بھاری نیکی کا کام دنیا میں آ کر کیا' وہ صرف اس قدر ہے کہ ایک دنیادار کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت نہ کی اور اس کشاکش کی وجہ سے شہید ہو گئے......اگر ہم امام حسین کی خدمات کو لکھنا چاہیں تو کیا ان دو تین فقروں کے سوا کہ وہ انکار بیعت کی وجہ سے کربلا میں روکے گئے اور شہید کیے گئے۔ کچھ اور بھی لکھ سکتے ہیں؟'' (رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر 2 جلد نمبر 1 مرتبہ مرزا محمود)

(1992 Pcr.L J 2351)